

جہادِ پاکستان اور نیا اسلام

(خلیل حامدی)

بھارت و پاکستان کی جنگ سے جہاں یہ حقیقت عیاں ہو گئی ہے کہ اسلام لامتناہی روحانی اور اخلاقی طاقت رکھتا ہے، وہاں یہ ثبوت بھی عملی طور پر فراہم ہو گیا ہے کہ اسلام ہی ایک ایسا رشتہ ہے جس نے ساری اختلافات اور جغرافیائی حد بندیوں کے باوجود مشرق و مغرب کے مسلمانوں کو باہم پیوستہ کر رکھا ہے، اور نسل و وطن کی رنگارنگی کے علی الرغم آج بھی اُن پر ایک ہی رنگ غالب ہے اور وہ ہے اسلامی عقیدے کا رنگ۔ ادھر بھارت کی درندگی و وحشیت نے پاکستان کو لٹکارا اور اُدھر ملتِ اسلامی کا ہر فرد سراپا اضطراب، ہمہ تن احتجاج و ندامت اور محترم دعا و التجا بن گیا۔ پاکستان نے برہمنی سامراج اور ہندو ازم کی جارحیت کے جواب میں نعرہ جہاد بلند کیا۔ اس نعرے کی صدائے بازگشت نہ صرف پاکستان کے بام و در سے اٹھی بلکہ انڈونیشیا سے لے کر مراکش تک اور ترکی سے لے کر سوڈان تک اس کی گونج بلند ہوئی۔ جہاد کا یہ نعرہ ایسا شعلہ سا ماں، دلوں کو افزا اور غمخوار بدامان نکلا کہ جہاں جہاں پہنچا تلبیک و سعیدیک کی آوازیں آنے لگیں، اور جہاں جہاں رشتہ اسلام سے وابستگان موجود تھے وہ سکون نا آشتی موج میں تبدیل ہو گئے۔ یہ رشتہ جتنا گہرا تھا، ارتعاش اتنا ہی فراوان تھا۔

بارے پاس اخبارات و مجلات کے ذریعہ سے، نیوز ایجنسیوں کی وساطت سے شخصی مراسلات کی بدولت جہادِ پاکستان کے ردِ عمل کی جو معلومات بہم پہنچی ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کے مسلم عوام نے پاکستان و بھارت کی جنگ کو کفر و اسلام کی جنگ، توحید و بت پرستی کی آویزش اور صنم تراش و صنم شکن کی پیکار قرار دیا ہے۔ پاکستان کو سب سے بڑا اسلامی ملک ہونے کی حیثیت

سے اپنا حقیقی بھائی اور اپنے جسم کا ایک حصہ سمجھا ہے۔ پاکستان پر حملے کو اپنے اوپر حملہ محسوس کیا ہے اور بھارت کی مذموم جارحیت کو ملتِ اسلامیہ کے خلاف چیلنج گردانا ہے۔ اس باب میں مسلم دنیا کی اسلامی تنظیموں، دینی رہنماؤں اور اسلام پسند عناصر کا زہریں کردار خاص مطالعہ کا مستحق ہے انہوں نے عوام میں یہ جوش پیدا کیا کہ وہ جہادِ پاکستان کی تائید کریں اور اس معرکہ خیز و شرمین وہ دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت کے تحفظ کے لیے اٹھ کھڑے ہوں۔

جہادِ پاکستان کی حمایت اور بھارتی جارحیت کی مذمت کے لیے دنیا کے مسلمان عوام نے اور اسلامی جماعتوں نے قانون و اخلاق کی حدود میں رہ کر ہر وہ طریقہ استعمال کیا ہے جو عالمی طاقتوں کو اس بات سے آگاہ کرنے کے لیے کیا جاسکتا تھا کہ فرزندِ انِ اسلام کی ہمدردیاں پاکستان کے ساتھ ہیں۔ چنانچہ پاکستان کے حق میں مظاہر کیے گئے ہیں، احتجاجی جلسے اور جلسوں کا اہتمام کیا گیا ہے۔ پبلک اجتماعات میں پاکستان کی حمایت میں قراردادیں پاس کی گئی ہیں، نمائندہ وفدوں نے پاکستان کے سفارت خانوں میں جا کر اپنی حمایت و تائید کی یقین دہانی کی ہے، حکومت پاکستان کو تعاون کی پیش کش اور بھارت کو ملامت کے تازے بھیجے ہیں، دارالافتاؤں نے جہادِ پاکستان کشمیر کے حق میں فتوے جاری کیے ہیں، اہل صحافت و ادب نے تاجدارِ مکانِ اس جہاد میں حصہ لیا ہے، اربابِ علم و دانش نے سیاسی و فکری پہلو سے جہاد کی اہمیت و ضرورت کو واضح کیا ہے جماعتوں اور شخصیتوں نے اپنی حکومتوں پر دباؤ ڈالا ہے کہ وہ پاکستان سے تعاون کریں، حکومتوں اور عوام کے نمائندہ اداروں اور کانفرنسوں سے تائید و حمایت کا مطالبہ کیا ہے، رضا کاروں کی پیش کش کی ہے، مالی امداد کے لیے ہاتھ بڑھایا ہے۔ گرم آنسوؤں اور سرد آنہوں کے ساتھ مقدس مقامات پر بارگاہِ خداوندی سے پاکستان کی فتح کی دعائیں کی ہیں۔

انڈونیشیا کی حکومت اور عوام نے تو اسلامی اخوت اور انسان دوستی کا حق ادا کر دیا ہے۔ ایران اور ترکی نے بھی سرکاری سطح اور عوامی پیمانے پر قابلِ قدر بھائی، دوست اور حلیف کا مثالی نمونہ پیش کیا ہے۔ اردن کی حمایت پر پاکستان کا ہر شہری سراپا سپاس ہے۔ سعودی عرب

کالتعاون ہمارے لیے اخلاقی اور مادی دونوں حیثیتوں سے حوصلہ افزائی کا پیغام لے کر آیا ہے۔ ہم اس جائزے میں صرف مسلم عوام اور اسلامی تنظیموں کی کارکردگی پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالنا چاہتے ہیں۔ اس لیے کہ قوت، طاقت، اخوت و مواسات اور تعاون و مدافعت کا اصل منبع عوام ہی ہیں۔ حکومتوں کی مصلحتیں تغیر پذیر ہوتی ہیں مگر یہ منبع ناقابل تغیر ہے۔ حکومتیں خارجی حالات سے متاثر ہو سکتی ہیں مگر عامہ مسلمین کے جذبات ربط و تعاون کے ریشے ایک ایسی اندرونی اساس میں پیوست ہیں جس میں ۱۴ سو سال کے طویل عرصہ میں بھی کوئی تبدیلی و زلزل پیدا نہیں ہو سکا۔

أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَقَدْ عَمَّهَا فِي السَّمَاءِ۔

اس جائزے کے آغاز سے پہلے ایک اور اہم حقیقت کی طرف اشارہ کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ ہندوستان نے پچھلے کئی برس سے، بلکہ تقسیم کے فوراً بعد سے عرب ممالک کے اندر اپنے پروگنڈے کا وسیع جال بھیلانے رکھا ہے۔ اور ہم یہ اعتراف کیے بغیر نہیں رہ سکتے کہ یہ پروگنڈہ اپنے تنوع اور ہمہ گیریت کے لحاظ سے بظاہر بڑا اثر انگیز اور خطرناک تھا۔ ہندوستان نے بڑے بڑے ہندو فلسفیوں، شاعروں، ادیبوں اور سیاسی لیڈروں کے افکار و نظریات وسیع پیمانے پر عربی زبان میں منتقل کیے۔ اپنے اکابر کی زندگیوں پر تصنیفوں کے انبار لگا دیئے بعض عربی اخبارات کی درپردہ خدمات حاصل کیں جنہوں نے ہندوستان کے پروگنڈے کو فروغ دینے کے ساتھ پاکستان کا چہرہ مسخ کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھارکھی۔ سفارتی سطح سے الگ ایک مستقل پروگنڈہ مشینری کا نظام قائم کیا جس میں تجربہ کار اہل قلم اور عربی دان سکالروں کو بھاری معاوضے دے کر مختلف میدانوں میں ہندوستان کی برتری کا سکہ جمانے کی خدمت پر مامور کیا۔ اس معاملے میں اسرائیل کی خفیہ مشینری نے بھی ہندوستانی حربوں کو فروغ دینے میں پورا تعاون کیا ہے۔

ان تمام پروگنڈہ سرگرمیوں کے نتیجے میں یہ حالت ہو گئی تھی کہ کوئی مکتبہ ایسا نہ تھا جس میں بھارتی لٹریچر کے ڈھیر نہ پڑے ہوں اس طوفان کذب و افتراء سے بلاشبہ عربوں کے بعض حلقے غبار آلود ہو گئے تھے۔ مگر اسلام پسند عنصر ایسا سخت جان نکلا کہ یہ تمام طوفان خیزیاں اُس کے

ایمان کو متزلزل نہ کر سکیں۔ پاکستان سے پہلے ہی روزانہ کو جو وابستگی پیدا ہو گئی تھی وہ بُرے سے بُرے حالات میں بھی علیٰ حالہ قائم رہی۔ ۱۹۴۷ء کی بات ہے کہ شام کی اخوانی تنظیم کے رہنما ڈاکٹر مصطفیٰ سباعی مرحوم نے پاکستان کے وزیر اعظم لیاقت علیٰ خاں مرحوم سے کہا تھا کہ پاکستان ہمارے دلوں پر بنا ہے، اس کا تحفظ ہمارے ضمیر و ایمان کا تقاضا ہے۔ مرحوم لیاقت علیٰ خاں نے یہ سن کر کہا تھا کہ آپ لوگوں کی موجودگی میں ہمیں سفارتی نمائندے بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ جذبہ اب بھی موجود ہے۔ ہندوستان کا پروگنڈہ اس کو محو کرنے میں کسی پہلو سے کامیاب نہیں ہوا، بلکہ اب پاکستان کے نعرہ جہاد نے اسے اور دو آتشہ کر دیا ہے۔ یہ اسی جذبے کے کرشمے ہیں کہ حکومتوں کے موقف کی طرف دیکھے بغیر مسلم عوام نے پاکستان کے حق میں آواز بلند کی ہے۔ اور آئندہ بھی اُن سے یہی توقع رکھنی چاہیے۔ البتہ اب یہ ہمارا اپنا فرض ہے کہ ہم ایسے پائیدار عناصر سے مربوط رہیں۔ خدانے چاہا تو یہی عناصر حکومتوں کی پالیسیوں کو بھی ہمارے حق میں ہموار رکھنے اور ہموار کرنے کے لیے بلا فرود خدمت سرانجام دیتا رہے گا۔

ایک اور امر کی جانب توجہ دلانا ضروری ہے۔ پاکستان کے حق میں جن ممالک کی آوازیں ہم تک پہنچی ہیں وہ زیادہ تر مشرقِ اوسط اور شمالی افریقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ مشرقی افریقہ اور مغربی افریقہ کے اکثر ممالک سے حمایت و تائید کی آواز اگر اٹھی ہے تو وہ ہم تک نہیں پہنچ سکی۔ ان حصوں میں ایسے نو آزاد ممالک کی کثیر تعداد ہے جہاں کی اکثریت مسلمان ہے اور حکومت بھی مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے جیسے مشرقی افریقہ میں صومالی لینڈ، زنجبار وغیرہ۔ اور مغربی افریقہ میں سنی گال، مالی، گینیا، گامبیا وغیرہ۔ یا ایسے ممالک جن کی مسلم آبادی پچاس فیصد یا اس سے زائد ہے اور حکومت غیر مسلموں کے ہاتھ میں ہے مگر مسلم آبادی کے اثرات گہرے ہیں جیسے مشرقی افریقہ میں ٹانگانیکا اور مغربی اور وسطی افریقہ میں گیبون، کیمرون، داہومی، چاڈ، اپروٹا، اور دوسری متعدد افریقی ریاستیں جو حال ہی میں آزاد ہوئی ہیں یا آزادی کے دروازے پر ہیں۔ مغربی افریقہ میں سے صرف نائیجیریا اور سنی گال کی حمایت کا حال ہمیں معلوم ہے۔ جمہوریہ سنی گال کے سفیر نے جدہ میں کہا ہے کہ بھارت نے پاکستان

پر جو حملہ کیا ہے ہم اسے سنی گال پر حملہ تصور کرتے ہیں۔ اسی طرح نائیجیریا کی حکومت اور عوام کی طرف سے بھی بڑے جوش و خروش کے ساتھ پاکستان کی حمایت کی گئی ہے۔ لیکن ضرورت ہے کہ افریقہ کی تمام مسلم آبادیوں سے رابطہ قائم کیا جائے۔ ان آبادیوں میں الاعداد ایسی اسلامی تنظیمیں اور مذہبی شخصیتیں موجود ہیں جو پاکستان کے حق میں بڑے پاکیزہ اور مخلصانہ جذبات رکھتی ہیں۔ اور جو اسی پیمانے پر بھارتی سامراج کے ناپاک عزائم سے عوام کو آگاہ کر سکتی ہیں اور امید ہے کہ کرہی ہونگی جس پیمانے پر مشرق اوسط اور انڈونیشیا کی عوامی تنظیموں نے بھارت کا پول کھولا ہے۔ مغربی افریقہ میں شمالی نائیجیریا کے وزیر اعظم احمد و بیلو کی شخصیت مسلم حلقوں میں بے پناہ اثر و نفوذ رکھتی ہے۔ موصوت میدان سیاست میں جتنے صاف گو اور زڈر ہیں مذہب کے معاملے میں بھی اتنے ہی بے لوث اور جذبہ آگیز ہیں۔ پاکستان کے لیے اپنے دل میں محبت و خیر سگالی کے اچھے جذبات رکھتے ہیں۔ اسی طرح سنی گال کے شیخ الاسلام ابراہیم انیاس مغربی افریقہ کے عوام میں غیر معمولی مقبولیت کے مالک ہیں۔ ان ریاستوں میں ان کے لاکھوں سے متجا وزیر و پائے جاتے ہیں۔ افریقہ کی لادین، بیت پرست اور عیسائی آبادیوں میں انہوں نے اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا غلغلہ بلند کر رکھا ہے۔ احمد و بیلو اور ابراہیم انیاس ایسی شخصیتوں کے ذریعہ سرکاری اور عوامی میدان میں بھارت کی زندگی کو بے نقاب کیا جاسکتا ہے۔

بھارت نے جارحانہ کارروائیوں کے بعد دنیا کو دھوکا دینے کے لیے اپنے لیڈروں کو بیرونی ممالک کے دورے پر بھیج رکھا ہے۔ بھارت کی یہ کوشش کامیاب نہیں ہو سکتی لیکن مثل مشہور ہے کہ دشمن کو حقیر نہ جانو۔ اس لیے ہمیں ان دوروں کا پورا نوٹس لینا چاہیے۔ بھارت کے صدر رادھا کرشنن نے حال ہی میں حبشہ کا دورہ کیا ہے۔ وہ اس دورہ کے ذریعہ حبشہ کے حکمران ہیلہ سلاسی کو افریقی ممالک میں اپنی سامراجی پالیسیوں کا زہر پھیلانے کے لیے آلہ کار بنانا چاہتے ہیں۔ اس غرض کے لیے بھارت ہیلہ سلاسی کے علاوہ اسرائیل کی خدمات بھی حاصل کر رہا ہے۔ اسرائیل اور بھارت میں خفیہ طور پر نہایت درجہ مستحکم تعلقات استوار ہو چکے ہیں۔ دوسری

جانب افریقہ کے متعدد ممالک میں اسرائیل نے اقتصادی اور ثقافتی میدانوں میں اپنا جان بچانے کی کوششیں شروع کر رکھی ہیں۔ ہیلہ سلاسی کے اسرائیل سے دوستانہ تعلقات ہیں۔ اس لیے یہ امکان ہے کہ بھارت ہیلہ سلاسی پر اسرائیل کا دباؤ ڈال کر بعض افریقی ریاستوں کو اپنا ہمنوا کرنا چاہتا ہو۔ اور آئندہ الجزائر میں منعقد ہونے والی افریشیائی کانفرنس میں اپنی جارحیت کی جو ابدی سے بچ نکلنا چاہتا ہو۔ اگرچہ ہمیں امید ہے کہ اس کانفرنس میں اول تو بھارت شرکت کرنے کی جرأت نہیں کرے گا اور بلطائف الجیل کنارہ کشی اختیار کرے گا، اور اگر شریک ہو بھی گیا تو ذلیل ہو کر نکلے گا۔ لیکن ہمیں اپنی جگہ اس کی ان تمام سازشوں اور ریشہ دوانیوں سے متنبہ رہنا چاہیے جو وہ خاص طور پر افریقی ممالک میں جاری رکھے ہوئے ہے۔

ان ابتدائی گذارشات کے بعد ہم عالم اسلام میں جہادِ پاکستان کے ردِ عمل کا جائزہ لیتے ہیں۔ ہمارے پیش نظر دنیا سے اسلام کے پورے ردِ عمل کا احاطہ کرنا نہیں ہے بلکہ صرف عوامی سطح پر جو کچھ ہوا ہے اس پر ایک طاثرانہ نگاہ مدعا ئے تحریر ہے۔

جہادِ پاکستان کی حمایت میں جس مسلمان ملک نے پیش قدمی کا سہرا حاصل کیا ہے وہ انڈونیشیا ہے۔ انڈونیشیا کی حکومت کے ہم تنہ دل سے سپاس گزار ہیں کہ اس نے ہماری حمایت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ انڈونیشیا کے عوام نے بھی تعاون و اخوت کی تاریخ میں سنہری باب کا اضافہ کیا ہے۔ انڈونیشیا کی تمام عوامی تنظیموں اور سماجی اور اقتصادی اداروں نے پاکستان کی فوری اور عملی حمایت کی ہے۔ انڈونیشیا کی فضائی سروس کے کارکنوں کی ایسوسی ایشن نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ پاکستان پر بھارت کے جارحانہ حملے کے پیش نظر انڈونیشیا کی سرزمین پر بھارتی فضائی سروس کے طیاروں کے اترنے کا حق ضبط کر لے۔ جکارتنہ کے معروف و مقبول اخبار "ہریان راجکٹ" نے لکھا کہ بھارت نے پاکستان پر حملہ کر کے افریشیائی ممالک میں اپنی پوزیشن خراب کر لی ہے۔ اور اب وہ اس برادری میں تنہا رہ گیا ہے۔ اخبار "سلوانڈونیشیا" نے لکھا کہ بھارت کی جارحانہ کارروائی نے ایشیا کے عوام کی آنکھیں کھول دی ہیں۔ "سوکوگورو ریور لیوشن" نے

اپنے ادارہ میں افریشیائی ممالک سے اپیل کی کہ وہ دوسری افریشیائی کانفرنس کو کامیاب بنانے اور بھارتی سامراجیت کو شکست دینے کے لیے اپنے اتحاد کو مضبوط بنائیں نیشنل سٹوڈنٹس مومنٹ نے انڈونیشیائی حکومت سے کہا کہ دوسری افریشیائی کانفرنس میں بھارت کو شریک نہ ہونے دیا جائے۔ یونیورسٹی سٹوڈنٹس فیڈریشن نے بھی اپیل کی کہ بھارتی سامراج کے خلاف جدوجہد کرنے والے پاکستان اور کشمیر کے دلیر عوام کی امداد کی جائے۔ انڈونیشیا کی "امن کبھی" کی طرف سے بھارتی حکومت کے نام ایک تار میں کہا گیا کہ بھارت کے مذموم اقدام نے ایک مرتبہ پھر یہ ظاہر کر دیا ہے کہ بھارت کشمیری عوام کو دبانے کی کوشش کر رہا ہے۔ "جکار تہ کو آپریشن اسمبلی" کی طرف سے ایک بیان میں کشمیر کے لوگوں کے شانہ بشانہ لڑنے کے لیے اپنی خدمات پیش کی گئیں۔ افریشین جرنلسٹس ایسوسی ایشن کی جانب سے آزاد کشمیر اور پاکستان کی سرحدوں پر بھارت کی کھلم کھلا جارحیت کی شدید مذمت کی گئی اور کہا گیا کہ شائستری حکومت کی اس عیارانہ اور بزدلانہ چال کا مفید پچاس لاکھ کشمیریوں کو خوجی خود ادا دیت سے محروم کرنا ہے اور کشمیر پر جا بانہ قبضہ برقرار رکھنا ہے۔ جس روز بھارت کے جہاز قصور اور سیالکوٹ کے ہتھے شہریوں پر بمباری کر رہے تھے عین اسی روز جکار تہ میں چالیس لاکھ افراد بھارتی جارحیت کی مذمت میں مظاہرہ کر رہے تھے۔ اور انڈونیشیا کی سب سے بڑی دینی جماعت نہضت العلماء کے مرکز سے اپنی شاخوں کو یہ ہدایات بھیجی جارہی تھیں کہ وہ پاکستان کے لیے رضا کار بھیجنے کے لیے تیار رہیں۔ دوسری سیاسی اور دینی تنظیموں کی طرف سے بھی رضا کار بھیجنے کی پیش کش کی گئی۔ الغرض انڈونیشیا کی تمام انجمنوں اور اخبارات اور سرکاری اور نیم سرکاری اداروں کی طرف سے پاکستان کی حمایت اور بھارت کی مذمت میں جس جوش کا مظاہرہ کیا گیا اُس کی وجہ سے انڈونیشیا کے اندر بسنے والے ہندوؤں کے لیے یہ زمین اس قدر تنگ ہو گئی کہ انہوں نے سروں پر جناح کیپ پہننا شروع کر دی تاکہ دیکھنے والا انہیں پاکستانی شہری سمجھے۔

ترک عوام اور ترک حکومت نے بھی ایک اسلامی ملک کی تائید و حمایت میں اپنی تاریخی

روایات کو زندہ کر دیا ہے۔ ترکی کی تمام سرکردہ پارٹیوں کے زعماء نے انقرہ میں پاکستانی سفیر سے ملاقات کی۔ اور انہیں یقین دلایا کہ ترکی کے تمام مسلمانوں کی ہمدردیاں پاکستانی بھائیوں کے ساتھ ہیں۔ اور ترکی پاکستان کی پوری مدد کرے گا۔ پیپلز ریپبلکن پارٹی کے قائدین کی طرف سے کہا گیا کہ پاکستان پر بزدلانہ حملہ کیا گیا ہے، کشمیر پر پاکستان کا پورا پورا حق ہے ہم پاکستان کے ہر کھسکھسے میں شریک ہیں۔ پاکستان پر جو مصیبت بھی آئے گی ترکی کا ہر گھرا سے اپنی مصیبت سمجھے گا۔ ترکیہ کے مشہور سیاسی لیڈر اکبر علی جان نے کہا ”اپنے ہمسایہ بھائی پاکستان پر جارحانہ حملہ سے ترکی کے باشندوں کو سخت صدمہ پہنچا ہے اور مجھے خوشی ہے کہ ہماری حکومت اس سلسلہ میں ٹھوس قدم اٹھانے والی ہے“ ترکی صحافت نے بھی پاکستان کی پوری حمایت کی۔ استنبول کے ممتاز جریدہ ”استقلال“ نے اپنے ایک شمارہ میں پاکستانی بھائیوں کے نام ایک پیغام میں کہا: ”آپنے ۱۹۱۱ء کی جنگ طرابلس، ۱۹۱۲ء کی جنگ یقنان، پہلی جنگ عظیم اور ہماری جدوجہد آزادی میں ہماری جوعانت کی ہے ہم نے اُسے فراموش نہیں کیا ہے۔ ترکی کے مسلمان آپ کے ساتھ ہیں“ پاکستان پر حملہ کے ایام میں ترکی کے ایک حصے سے لے کر دوسرے حصے تک پاکستان کی حمایت میں زبردست مظاہرے ہوئے۔ مشہور تاریخی مسجد جامع سلطان احمد کے سامنے یونیورسٹی کے طلبہ و طالبات کا ایک تاریخی اجتماع ہوا۔ اس اجتماع میں روس، امریکہ، برطانیہ اور دوسرے سفارت خانوں کے نمائندے بھی موجود تھے۔ ترک طلبہ کے رہنماؤں نے پرجوش تقریریں کیں۔ اس جلسہ میں ایک طالب علم نے یہ نظم پڑھی: ”اے اللہ، پاکستان کو کشمیر میں ایسی ہی فتح عطا فرما جیسی ہمیں از میر (سمرنا) میں ہوئی تھی“، مجمع آئین اور زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھا۔ مقررین نے اپنی تقریروں میں کہا کہ ترکی اور پاکستان یک جان دو قالب ہیں۔ دونوں کے قلب ایک ساتھ دھڑکتے ہیں۔ ترک پاکستانیوں کو کبھی نہیں بھول سکتے جو ہر مصیبت میں ترکوں کے کام آتے رہے ہیں۔ قبرص کے مسئلہ میں بھی ترکیہ کو پاکستان کی پوری پوری حمایت حاصل رہی ہے۔ ترکی کے پچاس ہزار جوانوں نے پاکستان کو اپنی رضا کارانہ خدمات پیش کیں۔ جلسے کے خاتمہ کے بعد ہجوم

ایک بہت بڑے جلسے کی شکل میں مختلف بازاروں اور ٹرکوں کا گشت کرتا رہا۔ جلوس نے پیشکار کتبے اٹھارکھے تھے جو فتح کے دعائیہ نعروں سے مرقوم تھے۔ بعض کتبوں پر تصویروں سے پاکستان کو ایک مسجد اور بھارت کو ایک خشتناک گماتے سے تشبیہ دی گئی تھی جو مسجد میں گھسنے کے لیے مجبوزمانہ طور پر سر بھوڑ رہی تھی۔ ترکی کی تمام مساجد میں پاکستان کی فتح و نصرت کے لیے دعائیں مانگی جا رہی ہیں۔ یوم پاکستان کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشہور صحابی حضرت ابو ایوب انصاریؓ کے مزار پر بزرگ مرد اور خواتین نے رور و کر پاکستان کی نصرت و کامرانی کے لیے دعائیں کیں۔ اخبارات، سیاسی جماعتیں، ادبی اور ثقافتی انجمنیں، ہر کوئی اس جذبہ سے سرشار ہے کہ پاکستان کی مدد کی جائے جب انہیں پاکستان کی بہادر فوجوں کی فتمندی کی خبریں پہنچتی تو وہ جوش سے بے قابو ہو جاتے۔

ایران کے عوام بھی انڈونیشیا اور ترکی کے عوام کے نقش قدم پر چلے ہیں۔ ایران کے نامور اخبارات مثلاً اطلاعات، تہران جرنل، پیغام امروز، ندائے مردم، کیہان، دیپلومیٹ اور دوسرے جرائد و مجلات مجاہدین کشمیر اور عساکر پاکستان کو زبردست خراج تحسین پیش کر چکے ہیں۔ اور بھارتی جارحیت کی مذمت اور پاکستان کی حمایت میں اس امر کا عملی ثبوت پیش کر چکے ہیں کہ ایران پاکستان کا حقیقی بھائی، مخلص دوست اور وفا شعار حلیف ہے۔ ایران کے سب سے بڑے مذہبی مرکز قم کے مشائخ اور روحانیوں کی جانب سے بذریعہ تار پاکستان کے لوگوں کی حمایت کی جا چکی ہے۔ علمائے قم کی طرف سے شیخ محمد الصادق روحانی نے ایک تار میں جو موصوف نے ایران میں پاکستانی سفارت خانے، لاہور کے شیعہ رہنماؤں اور عجمت اسلامی کے امیر مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کو بھیجا ہے، یہ کہا کہ ”پاکستان پر ہندوستان کا جارحانہ حملہ اور کشمیر پر غاصبانہ قبضہ حوزہ علمیہ قم، کے علماء مشائخ، قم کے عوام اور مسلمانان ایران کے لیے شدید رنج کا موجب ہوا ہے۔ ہم اس اقدام کی مذمت کرتے ہیں اور مجاہدین کشمیر کے جہاد مقدس سے پوری سہروری اور تائید کا اظہار کرتے ہیں“

اردن کی حکومت اور عوام نے پاکستان کی حمایت کا واضح موقف اختیار کر کے عرب لیگ کے ادارے کے سامنے ایک قابلِ تقلید مثال پیش کی ہے۔ اردن کے وزیر اعظم جناب وصفی القل نے ایک تقریب میں کہا کہ پاکستان نے ہمیشہ فلسطین کے مسئلہ میں عربوں کا ساتھ دیا ہے۔ اور اب ہمارا فرض ہے کہ ہم اس حمایت کا کچھ نہ کچھ بدلہ چکائیں۔ اردن کے پریس نے پاکستان کی خبروں کو اس طرح سے شائع کیا گیا کہ بھارت نے پاکستان پر حملہ نہیں کیا بلکہ اردن پر کیا ہے۔ اردن کے مدیرانِ جراند کے صدر جناب محمود الشریف، جو روزنامہ المنار کے ایڈیٹر اور مصر کے سابق اخوانی رہنما ہیں، نے اعلان کیا کہ اردن کا پورا پریس پاکستان کے ساتھ ہے۔ اخوان المسلمون اردن کے جنرل سکرٹری عبدالرحمن خلیفہ ایک تار کے ذریعہ پاکستان کی حمایت کر چکے ہیں۔ اور تمام عرب حکمرانوں سے بھی بذریعہ پاکستان کی حمایت کی اپیل کر چکے ہیں۔ بیت المقدس کی مسجد اقصیٰ میں پانچوں وقت پاکستان کی فتح و نصرت کے لیے دعائیں مانگی جا رہی ہیں۔ قبتہ الشوہ کے مقام پر جہاں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی تھی اردن کے امور شرعیہ کے قاضی القضاة شیخ عبداللہ غوشہ نے شہدائے پاکستان کے لیے نماز جنازہ ادا کی۔ اور پیغمبروں کے مزاراتِ مقدسہ کے مجاور محمد علی الجابری نے افواجِ پاکستان کو صلوات پڑھانے کی خواہش کا اظہار کیا۔

سوڈانی عوام کی طرف سے پاکستان کی حمایت و تائید میں ملک گیر آوازیں بلند ہوئی ہیں۔ سوڈان کی مقبول ترین سیاسی جماعت ”حزب اللامہ“ نے، جو اس وقت سوڈان کی حکومت میں بھی شریک ہے، مسئلہ کشمیر کے بارے میں پاکستان کی تمام تجاویز کی حمایت کی ہے۔ خرطوم نیوز سروس نے سوڈان کی مختلف سیاسی جماعتوں کے بیانات شائع کیے ہیں۔ سوڈان کے اسلامک چارٹر فرنٹ نے کہا ہے کہ کشمیر کا مسئلہ اسلامی مسئلہ ہے اس لیے فرنٹ اس بارے میں پاکستان کی مکمل حمایت کرتا ہے۔ اسلامک چارٹر فرنٹ، جو سوڈان کی جماعت اخوان المسلمون اور دوسری سیاسی و مذہبی جماعتوں کے اتحاد سے وجود میں آیا ہے، کے جنرل سکرٹری

ڈاکٹر محسن ترابی نے کراچی پہنچ کر حکومت پاکستان کو اپنی خدمات پیش کی ہیں۔ فرنٹ کے آرگن روزنامہ الميثاق نے اپنے ادارتی تبصرے میں لکھا ہے کہ برصغیر کی آزادی کے فوراً بعد بھارت نے قوت کے بل پر کشمیر پر قبضہ کر لیا۔ کشمیری رہنماؤں کو گرفتار کر لیا اور رائے شماری کے انعقاد کی تمام کوششیں مسترد کر دیں۔ اخبار نے لکھا ہے کہ بھارت صرف طاقت کی زبان سمجھتا ہے اس لیے پاکستان بھی بھارت کے خلاف یہی زبان استعمال کرنے پر مجبور ہوا ہے۔ الميثاق نے پاکستان کے اس نقطہ نظر کی پُر زور تائید کی کہ کشمیر میں بین الاقوامی نگرانی میں رائے شماری کرائی جائے۔ سوڈان کی ایک اور ملک گیر تنظیم "انصار سنت محمدیہ" جہاد پاکستان کے لیے مالی خند کی پیش کش کر چکی ہے اور اس کے رضا کار جہاد میں شرکت کے لیے پاکستان کے اٹارے کے منتظر ہیں۔ انصار سنت محمدیہ کے صدر شیخ محمد ہاشم ہدیہ، جو مؤثر کراچی میں سوڈان کی نمائندگی کر چکے ہیں، بھارت کو مذمت کے تار اور خطوط بھجوا چکے ہیں اور اپنی حکومت سے بھی حمایت پاکستان کا پُر زور مطالبہ کر چکے ہیں۔ اخوان المسلمون سوڈان کے رہنما رشید طاہر نے جو سوڈان کی قانون ساز اسمبلی کے رکن اور سابق وزیر انصاف ہیں، بھارتی جارحیت پر تبصرہ کرتے ہوئے ایک بیان میں کہا ہے کہ کشمیر صرف کشمیری عوام یا پاکستان کا مسئلہ نہیں ہے، بلکہ پورے عالم اسلام کا مشترکہ مسئلہ ہے۔ بھارت نے کشمیر میں ناخوشخون بہا لیا ہے اور پاکستان پر جو حملہ کیا ہے اس کا کوئی قانونی یا اخلاقی جواز موجود نہ تھا۔ سوڈان کے سب سے بڑے مذہبی حلقے سلسلہ مہدیہ کے پیشوا سید ہادی المہدی نے کہا ہے کہ بھارت اور پاکستان کے درمیان مستقل امن کا واحد طریقہ یہ ہے کہ کشمیر میں اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق رائے شماری کرائی جائے۔

لبنان میں اخوان المسلمون کی تنظیم نے جس کا نام الجماعۃ الاسلامیہ ہے، سفیر پاکستان مقیم بیروت کو تار دیا جس میں پاکستان کی پُر زور حمایت کی یقین دہانی اور بھارت کے ناپاک عزائم کی مذمت کی۔ لبنان میں پاکستانی سفیر سے ایک لبنانی وفد نے ملاقات کی۔ وفد نے سفیر پاکستان سے کہا کہ تمام اسلامی ممالک کے عوام پاکستانی افواج کے شانہ بشانہ جہاد میں حصہ لینے کے لیے تیار

ہیں۔ اس وفد میں الجماعۃ الاسلامیہ کے جنرل سیکرٹری فتیحی لیکن مؤثر اسلامی کے بانی اور عراق کے انخوان المسلمون کے لیڈر شیخ محمد محمود صواف، میونسپل کونسل مکہ مکرمہ کے صدر نامور خوانی صحافی صالح محمد جمال مفتی اعظم لبنان کے نمائندے شیخ عبداللہ اور دوسرے دانشور شامل تھے۔ الجماعۃ الاسلامیہ کا مرکز شمالی لبنان کے شہر طرابلس میں ہے۔ اس شہر کی تمام آبادی مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ الجماعۃ الاسلامیہ کے رضا کا۔ وں نے اس شہر کے اندر ایک اجلاس منعقد کیا اور پاکستان کو اپنی خدمت پیش آئیں۔ طرابلس کے علماء و فضلاء کا ایک وفد بیروت میں پاکستانی سفیر سے ملا اور بھارت کے پیارمانہ حملے کی شدید مذمت کی اور اپنے غیر مشروط تعاون کا یقین دلایا۔ اس وفد نے، جس کی قیادت طرابلس کے نامور عالم دین شیخ سلیمان برودی کر رہے تھے، صدر پاکستان کے نام ایک پیغام بھیجا جس میں بتایا کہ طرابلس کے ہزاروں مسلمان اپنے پاکستانی بھائیوں کے شانہ بشانہ جہاد میں حصہ لینے کے لیے اور کفر کی طاقتوں کو کچلنے کے لیے بے چین ہیں۔ ویسے تو لبنان کے طول و عرض میں پاکستان کے لیے بے پناہ جذباتِ محبت و عقیدت پائے جاتے ہیں لیکن علمائے طرابلس نے پاکستان دوستی کی ایک اور نادر مثال پیش کی۔ انہوں نے اپنے فتووں میں پاکستان کے جہاد کو جہادِ اعظم قرار دیا۔ بھارتی سفارت خانے کے نمائندوں نے ان علماء سے ملاقات کی خواہش کی تو اسے مسترد کر دیا اور جب بھارتی نمائندے خود ان کے مکانات پر حاضر ہوئے تو ملاقات سے انکار کر دیا۔

سعودی عرب کے عوام و خواص نے پاکستان کی فتح و نصرت کے لیے جس محبت و اخوت کا اظہار کیا ہے اس کی مثال ملنا محال ہے۔ جب پاکستان پر حملہ ہوا تو مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، جڈ طائف، ریاض اور دوسرے مقامات پر یوں معلوم ہوتا تھا گویا پاکستان پر نہیں بلکہ سعودی عرب کی مقدس سرزمین پر حملہ ہو گیا ہے۔ سعودی علماء نے باقاعدہ یہ فتویٰ دیا کہ پاکستان کا جہاد ویسا ہی جہاد ہے جیسا کہ بدر، اُحد اور حنین کا جہاد تھا اور شہدائے پاکستان کا وہی درجہ ہے جو بدر و اُحد کے شہداء کا تھا۔ سعودی عرب کے شعراء و ادب کے حلقوں اور صحافیوں نے جہاد

پاکستان کا پورا پورا ساتھ دیا ہے۔ پاکستان کی فتح و نصرت کے لیے کعبۃ اللہ اور روضہ رسول کے پاس لوگ گھنٹوں گڑگڑا کر دعائیں کر رہے ہیں۔ حرمین کے امام نمازوں میں پاکستان کی کامیابی کے لیے اجتماعی دعائیں کر رہے ہیں۔ لوگوں کے جذبات کا یہ عالم ہے کہ اگر کوئی شخص پاکستان کے خلاف لب کشائی کرتا ہے تو اس کی پٹائی کر دیتے ہیں۔ جدہ کے بھارتی سفارت خانے کے فٹ سکرٹری کے ساتھ یہ صورت پیش آچکی ہے۔ سعودی عرب کے مفتی اعظم شیخ محمد بن براہیم اور مدینہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر شیخ عبدالعزیز بن باز نے علماء کی ایک خصوصی میٹنگ میں اہل ملک سے پاکستان کی دل کھول کر امداد کرنے کی اپیل کی ہے۔ سعودی عوام نے مختلف شہروں میں فنڈ جمع کرنے کی کیشیاں تشکیل کر لی ہیں۔ صرف جدہ سے تین لاکھ تیس ہزار ریال سعودی کی امداد پاکستان کو بھیجی جا چکی ہے۔ مکہ مکرمہ کے دیندار، خلیق اور نیک نفس گورنر امیر مشعل بن عبدالعزیز جو شاہ فیصل کے بھائی ہیں، خود پاکستان پہنچ کر جہاد میں شرکت کی تمنا کر چکے ہیں انھوں نے رہنما مقیم مکہ مکرمہ شیخ عثمانی احمد سلیمان اور ان کے ساتھی مالی امداد فراہم کرنے میں سعودی اور پاکستانی حلقوں کے دوش بدوش کام کر رہے ہیں۔ اس امر کی اطلاع موصوف نے مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کو ایک خط کے ذریعہ دی ہے۔ شیخ عثمانی حرم مکہ میں روزانہ شام کو کشمیر اور پاکستان کے جہاد کے موضوع پر تقریریں کر رہے ہیں۔

مکہ مکرمہ کی اسلامی تنظیم رابطہ عالم اسلامی نے بھی اپنے فرض کی ادائیگی میں کوئی کوتاہی نہیں کی۔ رابطہ کی طرف سے ۲۴ اسلامی ملکوں کے سربراہوں کو یہ اپیل بھیجی گئی ہے کہ وہ پاکستان کے تحفظ اور بھارت کی جارحیت کے انسداد کے لیے پاکستان کی اخلاقی اور مادی امداد کریں۔ یہ اپیل جن ممالک کو بھیجی گئی ہے ان میں ملائیشیا بھی شامل ہے۔ رابطہ نے کاسابینکا میں منعقدہ عرب سربراہوں کی کانفرنس کے نام بھی ایک تاریخیا اور پاکستان اور کشمیر کے حق خود ارادیت کی حمایت کا مطالبہ کیا۔ رابطہ کے سکرٹریٹ میں مکہ اور دوسرے مقامات کے نمایاں اصحاب جمع ہوئے اور ایک نمایندہ اجلاس میں پاکستان کی حمایت کا اعلان کیا گیا ہے۔ رابطہ دنیا نئے اسلام کی

ایک نمائندہ تنظیم ہے اور ایشیا کے علاوہ افریقہ کی آزاد مسلم ریاستوں کی نمائندگی کے ساتھ ساتھ دنیا بھر کی مسلم اقلیتوں کی نمائندگی بھی کرتی ہے۔

عراق، کویت، قطر اور خلیج عربی کی دوسری عربی ریاستوں کے مسلم عوام کا بھی یہی حال ہے۔ ہر جگہ پاکستان کی حمایت میں جذبات کا ایک سمندر موجزن ہے۔ عراق کے مجاہد اعظم شیخ امجد الزہاوی، جو عراق کے سابق چیف جسٹس (امور شرعیہ) اور رابطہ علمائے عراق کے صدر ہیں ان تمام عرب سربراہوں سے جہاد پاکستان کی حمایت و تائید کا مطالبہ کر چکے ہیں جو کاسابلینکا کی کانفرنس میں شریک ہوئے تھے۔ شیخ زہاوی نے صدر پاکستان کے نام اپنے خط میں لکھا ہے کہ دنیا کے تمام مسلمان پاکستان پر بھارت کے حملے کی شدید مذمت کرتے ہیں۔ شیخ امجد الزہاوی قبیلہ پاکستان کی تحریک کی بھی عرب دنیا میں پُر زور حمایت کرتے رہے ہیں۔ عراق اور کویت کا پورا پورا پاکستان کی تائید و حمایت کر چکا ہے۔ عراق کے نامور اسلام پسند صحافی حیدر ظفر الفیاض ایڈیٹر الفجر المجہد نے جہاد پاکستان میں حصہ لینے کی اجازت مانگی ہے۔ کویت کے اخبار الکویت نے لکھا ہے کہ انجمنی وزیر اعظم نہرو نے بھی جو قوموں کے حق خود ارادیت کے مدعی بنتے تھے کشمیر میں استصواب کرانے سے انکار کر دیا تھا۔ کویت کے ایک اور جریدہ صوت الخلیج نے لکھا ہے کہ کشمیر کے مسئلے کے حل کا دار و مدار کشمیری عوام پر ہے۔ یہ مسئلہ انہی کی مرضی کے مطابق حل ہونا چاہیے۔ ایک اور اخبار "العالم الملکی" نے اوتھان کے مشن پر نکتہ چینی کی۔

شام کے ایک ممتاز عالم دین اور شام کی عربک اکیڈمی کے شعبہ اسلامیات کے صدر شیخ بہجت البیطار نے مولانا مودودی کو جو خط لکھا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان پر بھارت کے جارحانہ حملے سے پورے شام میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے۔ اور علماء اور مشائخ بھارت کی مذمت اور پاکستان کی حمایت میں متواتر تقریریں کر رہے ہیں۔ علماء کی جماعت نے شامی عوام سے پاکستان کی مالی امداد کی بھی اپیل کی ہے۔ شیخ بہجت البیطار نے یہ بھی لکھا ہے کہ دمشق کے علماء کا ایک نمائندہ وفد تمام عرب اور مسلم ممالک کے سفارت خانوں میں گیا اور اس نے بھارتی جارحیت کے

خلافتِ غم و غصہ کا اظہار کیا اور انہیں بتایا کہ پاکستان پر حملہ تمام عالمِ اسلام پر حملہ ہے۔ وفد نے سفارتخانوں کے سربراہوں پر زور دیا کہ وہ اپنی حکومتوں کو شامی عوام کے جذبات سے آگاہ کر دیں اور اقوامِ متحدہ پر بھی زور دیں کہ وہ مسئلہ کشمیر کو اپنی سابقہ قراردادوں کے مطابق حل کرے۔ اس وفد نے جس کے قائد شام کے مفتی اعظم شیخ احمد کفارتو تھے اُن ممالک کے سفارتی نمائندوں سے بھی ملاقات کی جنہوں نے پاکستان کی حمایت کا اعلان کیا ہے اور اس حمایت پر انہیں مبارکباد دی۔ مفتی اعظم نے صدر پاکستان کے نام ایک تاریخی ارسال کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ شام کے مسلمان پاکستان کے جہاد میں شرکت کے لیے تیار ہیں۔ شام میں لاتعداد مسلمانوں کی تحریری درخواستیں موصول ہو رہی ہیں جن میں یہ پیش کش کی گئی ہے کہ ان کے نام پاکستان کی فوج میں درج کیے جائیں۔ دمشق کے علماء نے اپنی حکومت سے بھی مطالبہ کیا کہ وہ کشمیری عوام کے حق خود ارادیت کی حمایت کرے۔ شام کی جمعیتہ العلماء کے صدر شیخ علی الحکاتانی نے بھی پاکستان کے سفیر سے ملاقات کی اور کہا کہ: شام کے علماء پاکستان کے جہاد میں شریک ہونے کے لیے بے تاب ہیں۔ شیخ نے کہا وہ مسلمان پہلے ہیں اور عرب بعد میں۔ پاکستان اس وقت بھارت کے خلاف جو جنگ لڑ رہا ہے وہ تمام مسلمانوں کی جنگ ہے۔ شیخ علی الحکاتانی رابطہ عالم اسلامی کی مجلسِ تاسیسی کے بھی رکن ہیں۔

مراکش کی استقلال پارٹی نے جہادِ پاکستان اور کشمیر کے حق خود ارادیت کی مکمل تائید کا اعلان کیا ہے۔ استقلال پارٹی کے سربراہ علامہ عدلال الغاسی نے ایک جلسہ عام میں خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان ایشیا کے اندرونِ نئے اسلام کی رُوح اور ملتِ اسلامی کی جہدِ لیبقا کا عکاس ہے۔ اور ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جو جنگ جاری ہے یہ اُسی نوعیت کی جنگ ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور سامری کے درمیان ہوئی تھی۔ یعنی وہ جنگ جس کا ایک فریق گائے کو ذبح کر کے کھانے والا تھا اور دوسرا گائے کا بچاری۔ اور آج وہ انسانی تہذیبیں جو مسیحیت، یہودیت اور اسلام کی نمائندگی کرتی ہیں ایشیائی سامریوں کے مقابلے کی آزمائش سے دوچار ہیں۔ موصوف نے اس جنگ کو نظریاتی جنگ قرار دیتے ہوئے یہ دلیل پیش کی ہے کہ جس طرح

پاکستان ایک نظریہ کی اساس پر وجود میں آیا ہے، اسی طرح برما اور لنکا بھی نظریات کی اساس پر وجود پذیر ہوئے ہیں لیکن ہندوستان کے رہنما برما اور لنکا کے قیام پر کوئی اعتراض نہیں کرتے جب کہ پاکستان کے معاملے میں وہ تخریب پسندانہ ذہنیت رکھتے ہیں۔ علامہ عدلال الفاسی نے واٹسگاف الفاظ میں کہا کہ پاکستان ایک اسلامی ریاست ہے، لہذا ہمارا فرض ہے کہ اگر کوئی طاقت اس پاک سرزمین پر حملہ آور ہو تو ہم اس کی مدافعت کے لیے اٹھ کھڑے ہوں۔ علامہ عدلال الفاسی نے ترکی، ایران اور انڈونیشیا کی تعریف کی کہ ان ملکوں نے اپنے داخلی نظام اور خارجی سیاست کے اختلاف کے باوجود پاکستان کی حمایت و تائید کی ہے۔ اور یہ اس امر کا ثبوت ہے کہ روحانی رابطہ دلوں کے اندر اس قدر مستحکم ہے کہ ظاہری اختلافات اس کے ظہور میں حارج نہیں ہو سکتے۔ استقلال پارٹی کے صدر نے تقریر کے آخر میں کہا: ہم مسلمان بونے کی حیثیت سے، عرب ہونے کی حیثیت سے، پرامن ہم وجودیت کے حامی ہونے کی حیثیت سے، افریشیائی اتحاد کے علمبردار ہونے کی حیثیت سے عرب حکام سے مطالبہ کرتے ہیں کہ حملہ آور قوت کو روکا جائے اور اسلامی ممالک کے تحفظ و استقلال کو قابل تقدس قرار دیا جائے۔ موٹو نے اپنی پارٹی کی طرف سے یہ یقین دلایا کہ یہ پارٹی خود اراکیت کے حق کے بارے میں کشمیری مسلمانوں کی پوری پوری حمایت کرتی ہے اور اس کا تمام تر تعاون و سہاروی پاکستان کے ساتھ ہے۔ عدلال الفاسی نے تمام یہی خواہاں انسانیت سے بھی یہی اپیل کی۔ موصوف کی یہ تقریر مراکش کے روزناموں میں چھپ چکی ہے۔

عدلال الفاسی مراکش کے جہاد آزادی میں قابل قدر خدمات سرانجام دے چکے ہیں۔ موصوف عبدالکریم ریفی کے ساتھیوں میں سے ہیں۔ جامعہ ازہر کے تعلیم یافتہ ہیں۔ بڑے آزمودہ کار سیاست دان، وسیع النظر عالم دین، اور شعلہ بیان خطیب ہیں۔ متعدد علمی اور تاریخی کتابوں کے مصنف ہیں۔ مراکش کی وزارت اوقاف و امور مذہبی کے منصب پر فائزہ چکے ہیں۔ قاہرہ کی عربک اکیڈمی اور رابطہ عالم اسلامی مکہ معظمہ کی مجلس تاسیسی کے ممبر ہیں۔

استقلال پارٹی موصوف جس کے صدر ہیں مراکش کی سب سے بڑی اسلامی اور قومی تنظیم ہے، یہ پارٹی مراکش کے اندر اسیاے اسلام کے لیے کوشاں ہے۔ استقلال پارٹی نے نہ صرف خود جہادِ پاکستان کی حمایت کی ہے بلکہ مراکش عوام سے بھی اس جہاد کی تائید کی اپیل کی ہے اور کا سا بلینکا میں منعقدہ عرب سربراہوں کی حالیہ کانفرنس سے بھی بذریعہ تار پاکستان کی واضح حمایت کا مطالبہ کیا ہے۔ اسی مطالبے کا اعادہ عرب لیگ سے بھی کر چکے ہیں۔

علال انصافی کی مذکورہ بالا تقریر اور استقلال پارٹی کا بیان استقلال پارٹی کی ایگزیکٹو کونسل کے ایک ممبر استاذ ابوبکر القادری نے مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کو ارسال کیا ہے۔ استاذ ابوبکر القادری نے جو خود بھی نمایاں عالم دین، نوجوانوں کی انجمن اسیاے اسلام کے صدر اور ماہنامہ ”ایمان“ کے مدیر ہیں، مولانا مودودی کے نام اپنے مکتوب میں لکھا ہے کہ وہ پچھلے سال ماہ مارچ میں بنڈوگ کی اسلامی کانفرنس میں شریک تھے اور اس کانفرنس میں انہوں نے عالم اسلامی کے دوسرے مسائل کے ساتھ کشمیر کا مسئلہ بھی اٹھایا تھا۔ اسی طرح حج کے موقع پر مکہ معظمہ میں جو عالمگیر اسلامی کانفرنس منعقد ہوئی تھی اس میں انہوں نے کشمیر کے حق خود ارادیت کے لیے مؤثر قرارداد منظور کرانے کے لیے پوری تگ و دو کی تھی۔ استاذ ابوبکر القادری نے لکھا ہے کہ کشمیر اور پاکستان کا مسئلہ آج کل مراکش اور شمالی افریقہ کے تمام مسلمانوں کے دل و دماغ پر چھایا ہوا ہے اور یہاں کی تمام جماعتوں نے اسے اولین اہمیت دے رکھی ہے۔ مسلم عوام کی تمام سہم رویاں اور دعائیں پاکستان کے ساتھ ہیں۔

تونس اور الجزائر کی حکومتوں کی طرف سے بھی کشمیر کے حق خود ارادیت کی حمایت کا اعلان ہو چکا ہے۔ قاہرہ کی حکومت کا موقف اگرچہ مبہم رہا ہے لیکن قاہرہ کے بعض اخبارات پاکستان اور کشمیر کی حمایت کرتے رہے ہیں۔ ازہر کے ریکٹر شیخ حسن ماموں پاکستان کی کامیابی کی دعا کر چکے ہیں۔ لنکا کی اسلامی جماعت نے بھی حمایت کی ہے۔ بلکہ ہمیں یقین ہے کہ ملائیشیا کے مسلم عوام کی سہم رویاں بھی ہمارے ساتھ ہیں اور وہ یقیناً اپنی حکومت کے اجتماعہ موقف کا ماتم کر رہے ہوں گے۔

نائیجیریا کے عوام نے بھی پاکستانی جہاد کی حمایت کی ہے۔ نائیجیریا کی اسلامی تنظیموں: "نصر الاسلام پارٹی اور "مسلم کونسل آف نائیجیریا" کے زیر اہتمام متعدد تقریبوں میں پاکستان کی فتح و نصرت کے لیے دعائیں کی گئیں۔ آئٹنیں اسلحہ کے ساتھ ساتھ پاکستان کی کامیابی میں دعاء کے اسلحہ نے بھی بہت کام کیا ہے جس جمعہ کو بھارت کے طیارے فقیر ٹیے والا (قصور) اور سیالکوٹ اور سرگودھا کے شہریوں پر بم برسارہے تھے عین اُس تاریخ کو کڑوں بندگانِ خدا اپنے بھائیوں کے تحفظ کے لیے بارگاہِ خداوندی میں سجدہ ریز تھے۔ حرمِ کعبہ میں دعائیں مانگی جا رہی تھیں، حرمِ نبوی میں آہ و بکا کا سلسلہ جاری تھا۔ حرمِ ابراہیمی و فلسطین، میں آنسو بہ رہے تھے پیغمبروں کے مزارات پر خدا سے التجائیں ہو رہی تھیں۔ حضرت ابو ایوب انصاری راسخینول کے مزار پر مرد و زن کے ہاتھ آسمان کی جانب اُٹھے ہوتے تھے۔ خرطوم اور دمشق دست بدعا تھے۔ نائیجیریا کی نصر الاسلام اور مسلم کونسل کے رہنما عوام کو دعاء کی تلقین کر رہے تھے۔ مشہد اور نجف اشرف میں گدیہ وزاریاں ہو رہی تھیں۔ ان اسلحہ کے ہوتے ہوئے پاکستان کو کون شکست دے سکتا ہے!

آخر میں ہم اس سلسلہ کی چند ایک تجویزیں بھی پیش کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ اولاً: حکومتِ پاکستان کے محکمہ اطلاعات نے جنگ کی جو دستاویزی فلم تیار کی ہے اُسے نمائش کے لیے عرب ممالک اور دوسرے اسلامی ملکوں میں ضرور بھیجا جائے۔ اس فلم کی کو منٹری کا عربی ترجمہ کیا جائے۔ عرب ممالک کے لیے یہ فلم پوری طرح تب ہی موثر اور نتیجہ خیز ہو سکتی ہے کہ اس کے تمام مناظر کی تشریح خود اُن کی اپنی زبان میں کی جائے۔ ثانیاً: جنگ کی تاریخ پر جو کتاب مرتب کی جا رہی ہے اُس کا ترجمہ بھی فی الفور عربی میں ہونا چاہیے۔ یہ کتاب انشاء اللہ مسلم اقوام کے نہ صرف حمایتِ حق کے جذبات کو دو آتشہ کرے گی بلکہ ان کی ایمانی اور اخلاقی تربیت کے لیے بھی نہایت کارگر ثابت ہوگی۔ ثالثاً: کشمیر کے مسئلہ پر ایک جامع اور مدلل کتاب تیار کی جائے۔ پاکستانی سفارت خانوں کی طرف سے اب تک اس مسئلہ پر جو لٹریچر چھپا ہے اُسے ہم نے دیکھا ہے۔ ہماری

ایماندارانہ رائے یہ ہے کہ وہ ٹیڑھی اپنی زبان اور اپنے مواد کے لحاظ سے قطعاً موثر نہیں ہے۔ عزت ہے کہ ایک ایسی مصور کتاب شائع کی جائے جس سے ایک عرب آسانی سے کشمیر کا مقدمہ پاکستان کا موقف اور یو۔ این۔ او کے فیصلے سمجھ سکے۔ پاکستان کا موقف اس قدر صاف و واضح اور حق پرستانہ ہے کہ اگر سیاسی، اخلاقی، تاریخی اور جغرافیائی حیثیت سے اُسے سلجھی ہوئی زبان میں پیش کیا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ بھارت کے پروکپنڈے کی دال گل سکے۔ مسلم اقوام نے اگرچہ اب بھی کشمیر کے مسئلے میں پاکستان کی حمایت کی ہے لیکن اگر ان کو اس حمایت کے واضح دلائل بھی پیش آجائیں تو نہ صرف ان کے یقین و ایمان میں اضافہ ہوگا بلکہ وہ بھارت کے ایجنٹوں کا بھی منہ توڑ جواب دیتے رہیں گے۔ رابعاً، اس موقع پر اگر یہ ممکن ہو کہ مسلمان ممالک کے چیدہ چیدہ صحافیوں کو پاکستان کے دورہ کی دعوت دی جاسکے، تو ضروری جانی چاہیے۔ جب یہ لوگ یہاں آکر ایک طرف افواجِ پاکستان کی جرأت و بہادری کے کارناموں اور دوسری طرف بھارت کی وحشیانہ کارروائیوں کو دیکھیں گے اور اپنے تاثرات و مشاہدات اپنے عوام تک منتقل کریں گے تو انہیں پاکستان کی اخلاقی و ایمانی برتری کے ساتھ ساتھ بھارت کے ننگِ انسانیت ہونے میں کوئی شبہ نہیں رہے گا۔ خامساً، عربی اور انگریزی زبان میں جلدی سے جلدی ایک ایسی کتاب مرتب کی جائے جس میں تفصیلاً ساتھ ساتھ بتایا جائے کہ تقسیم کے زمانہ سے لیکر اب تک ہندوستان کی حکومت اور وہاں کے ہندو عوام نے مسلمانوں پر کیا کیا ظلم و ستم ڈھاتے ہیں۔ یہ داستان اگر مضبوط شواہد اور دستاویزی ثبوتوں کے ساتھ شائع ہو جائے تو انشاء اللہ بھارت مسلم ممالک میں منہ دکھانے کے قابل بھی نہ رہے گا۔ لیکن یہ خیال رہے کہ اس طرح کی چیزیں جب تک عمدہ عربی زبان میں نہ لکھی جائیں گی، ان کو شائع کرنے سے کوئی خاطر خواہ فائدہ حاصل نہ ہو سکے گا۔